سوال

سرکاری وغیر سرکاری بینکوں وپوسٹ آفس سیونگ بینک کا سود

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سرکاری وغیر سرکاری بینکوں وپوسٹ آفس سیونگ بینک کا سود اہل اسلام کیلئے شرع محمدی کے مطابق جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو سودی رقوم کا مصرف فتویٰ شرعی کے مطابق کیا ہونا چاہیے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بارہاں بتایا گیا ہے روپیہ بغرض حفاظت ان بینکوں میں رکھا جائے تو حسب فائدہ جو اس پر ان ٹرسٹ ملے بعض علماء مثل دیوبند، مفتی جمعیت العلماء دہلی مرحوم، مفتی مسجد چینیاں لاہور وغیرہ جائز رکھتے ہیں جمہور علماء ناجائز) اہل حدیث ١٤ اپریل ١٩٣٣ (

شرفیہ

بینک یا ڈاک خانہ میں جو لوگ اپنا روپیہ جمع کر کے ان سے نفع لیتے ہیں۔ یہ قطعاً جائز نہیں حرام ہے۔ اس لیے کہ بینک والے اس روپیہ کو سود پر چلات ہیں اور ان کا حساب کر کے جتنا سود میں سے اس کا حصہ بنتا ہے دیتے ہیں۔ اور سود حرام ہے۔ اور بحکم

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ

اگر کوئی نفع نہ بھی لے تب بھی حرام ہے۔ تعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ ہے۔ لہذا مفتیوں کے فتاویٰ مذکورہ باطل ہیں۔ اظہر یرکب بنفقتہ سے باطل ہے اس لیے کہ قیاس مع الفارق ہے۔ سواری کا جانور بلا غذا ہلاک ہوجاتا ہے۔ بخلاف ارض۔ زمین کے بلا جوتنے کے اور عمدہ ہو جاتی ہے۔ اور نیز زمین سے بعد استعمال قرض سے دوگنا چوگنا سے زائد حاصل ہوتا ہے اس کو محسوب کرنا لازم ہے۔ کما فی الحدیث ملاحظہ ہو۔

(فتاوی نزیریہ)

تشریح۔

ازقلم خطیب الاسلام مولنٰا عبدالرئوف خان رحمانی جھنڈے نگری

اسلام میں سودلینا۔ سوددینا۔ سود کے کاغذات مرتب کرنا اور سود کی شہادتیں دیناتک حرام ہے۔ اور سودخوار کی وہی پوزیشن ہے۔ جوایک زانی۔ شرابی۔ اور قماربازکی ہوتی ہے۔ لیکن یورپ سے جب بینک کی بیماری انڈیا پہنچی۔ توہم مسلمانوں بھی اسی طرح اس کا خیر مقدم کیا۔ جس طرح اور قوموں نے کیا۔ ہم نے بھی دوسری غیر مسلم قوموں کی طرح سود کالین دین شروع کردیا۔ اقبالمرحوم ہمارے اس کافرانہ نظام کے قبول کرنے پر لکھتے ہیں۔

چنیں دور آسمان کم دیدہ باشد   جبریل امین رادل خراش

بنا کردند خوش دیدے کہ این جا   پرستد مومن و کافر تراشد

کافر فاسد نظریات گھڑتا ہے۔ اور مسلمان اس فاسد نظام زندگی کا عملاً پجاری بنتا ہے۔ اکثر علماء نے اس نظام کی مخالفت بھی کی ہے۔ لیکن مسلمانوں نےاپنے زعم میں کسی کی بھی پراوہ نہ کی اور برابر سود کا کاروبار کرتے رہے۔ مگراس میں وہی سیاسی الجھنیں پیدا ہوگئیں۔ جودوسرے سیاسی مسائل میں پیدا ہوتی ہیںیعنی مسلمانوں میں سوددینے والے کم۔ اس طرح مسلمانوں کا اداکیا ہواسود غیر مسلموں کے پاس جانے لگا۔ تواسے صرف مسلمانوں تک محدود رکھنے کیلیئے مسلم بینک قائم کیاگیا۔ حالانکہ لفظ مسلم کوبینک سے اتنی ضد ہے جتنی کے لفظ شمس کولفظ لیل سے لیکن ہم نے آج تک شمس لیل کا وجود نہیں دیکھا۔ اورنہ ہی قیامت تک دیکھ سکیں گے۔ لیکن مسلم بینک کا وجود ضرور دنیا کودیکھا دیا جس کا واحد مقصد مسلم غرباء سے سود وصول کرکے مسلم امراء کے خزانے میں بھرنا ہے۔ اوراسی طرح ہم نے کھلم کھلا اسلام اور سود کا ایک خودساختہ مقدس اتحاد دنیا کودکھلادیا۔ عقلی نقطہ نظر سے اور مشاہدات اور تجربات کے لحاظ سے یہ سودلاکھوں کےلئے مرگ مفاجات ہے۔ اقبال نے خوب لکھا ہے۔ سودایک کالاکھوں کیلیئے مرگ مفاجات ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے علامہ اقبال اس سود کولاکھوں کیلیئے مرگ مفاجات کامترادف سمجھتے ہیں۔

اب سنیئے !ایک اور خطرہ بھی اس سلسلے میں درپیش ہے۔ اور یہ خطرہ بھی یقینی ہے۔ شریعت اسلام میں سود۔ شراب۔ زنا۔ قماربازی۔ وغیرہ کا مرتبہ بحیثیت حرمت تقریباً برابر ہی ہے۔ لیکن آج جب یورپ نے سود کو عام کردیا ہے۔ اور قانوناًاس کیلیئے جواب مہیا کردیا۔ توہم نے فخر کے ساتھ مسلم بینک قائم کردیا۔ اوراگر کل کویورپ کے سرمایہ داروں نے اپنی عیاشی اور سرمایہ داری کی افزائش کےلئے شراب نوشی زناکاری قماربازی وغیرہ کیلیئے بھی قانون جواز مہیاد کردیا۔ تو مسلم شراب خانہ۔ مسلم زناخانہ اور مسلم قمارخانہ کے قیام پر بھی فخر ہونےلگے گا۔ (معاذاللہ) کیونکہ ہم یورپ کی سرمایاداری کوقبول کرچکے ہیں۔ اوراسلام کالفظ توہم کوورثہ میں مل ہی چکا ہے۔ اوراس کے استعمال سے ہم کوکوئی روکنے والا نہیں۔ اکبر الہ آبادی نے ایسے ہی لوگوں کے حق میں لکھا ہے۔

جوجی میں آئے آپ کے وہ کام کیجئے   بس انجمن میں دعویٰ اسلام کیجئے

بہرحال مسلم بینک کا واحد مقصد مفلوک الحال غریب لوگوں کوروپیہ قرض دے کرسود ہی وصول کرنا ہے۔ اورچونکہ ہر مسلم بینک کوبھی ایک مضبوط قانونی طاقت حاصل ہے۔ جو غریب کاشت کاروں سے وصول کے وقت ہر ممکن طریقہ اختیار کرلیتی ہے۔ اور مفلس کاشتکار جودانہ دانہ کو محتاج ہوتا ہے۔ اپنی زمین مکان مویشی وغیرہ گرد رکھنے کیلیئے تیار ہوجاتا ہے۔

اقبال مرحوم نے ایسے ہی مفلوک غریب اور مظلوم کاشتکاروں کے متعلق لکھا ہے۔

دہقاں ہے کسی قبر کا اگلا ہو مردہ   بوسیدہ کفن جس کا ابھی زیر زمیں ہے

جاں بھی گرد غنبر بدن بھی گرد غنبر   افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے نہ مکیں ہے۔

)مصباح بابت رجب وشعبان سنہ ۱۳۷۲ھ فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۹۶۔۳۹۷(

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 49

محدث فتویٰ